اکائی 3 تقدیم الخبر وحذفہ وجوبا وجوازا

اکائی کے اجزاء

3.1 مقصد

3.2 تمہید

3.3 خبر کی وجوبی تقدیم

3.4. خبر کی جوازی تقدیم

3.5 وجوب حذف الخبر

3.6 جواز حذف الخبر

3.7 خبر کی اقسام

3.8 چند ضمنی احکام

3.9 مبتدا کی وجوبی تقدیم

3.10 معلومات کی جانچ

3.11 خلاصہ

3.12 تمرینات

3.13 فرہنگ

الف: درس میں وارد الفاظ

ب: تمرینات میں وارد الفاظ

3.14 نمونے کے امتحانی سوالات

3.15 سفارش کردہ کتابیں

3.1 مقصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ جملہ اسمیہ میں واقع ہونے والی خبر کے احکام سے واقف ہوسکیں کہ اس کی کیا قسمیں ہوتی ہیں، وہ کون کون سے مقامات ہیں جہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے، ساتھ ہی خبر کو وجوبی طور پر حذف کرنے ایسے ہی اس کو جوازاً حذف کرنے کی کیا صورتیں ہوتی ہیں۔ جس طرح خبر کو کبھی مقدم کرنا واجب ہوتا ہے اسی طرح کبھی مبتدا کو بھی مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے، اسی لیے ضمنا مبتدا کی وجوبی تقدیم یا بالفاظ دیگر خبر کی وجوبی تاخیر کی صورتیں بھی اجمالا بیان کی جائیں گی تاکہ طلبہ مبتدا وخبر کی تقدیم وتاخیر کے مباحث سے بخوبی آگاہ ہوسکیں۔

3.2 تمہید

جملہ اسمیہ چونکہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے شروع میں کوئی ایسا اسم ہو جس کے متعلق کوئی خبر دی جارہی ہو اسی لیے اس اسم کو مبتدا کہا جاتا ہے، اور جس بات کے ذریعہ مبتدا کے متعلق کوئی خبر دی جاتی ہے اس کو خبر کہتے ہیں۔ گویا دونوں ایسے اسم ہوتے ہیں جن کی ترکیب سے جملہ اسمیہ بنتا ہے۔ بالفاظ دگر مبتدا ایسا اسم مسندالیہ ہوتا ہے جو جملہ کے شروع میں آئے اور اس سے قبل کوئی ایسا عامل نہ ہو جس کا اثر مبتدا پر پڑے۔ چونکہ اس سے پہلے کوئی عامل نہیں ہوتا اسی لیے وہ مرفوع ہوتا ہے۔ البتہ حروف جر بـاء، من یا رُبّ میں سے کوئی اس کے شروع میں آجائے تو ایسی صورت میں مبتدا محض لفظا مجرور ہوتا ہے، جبکہ تقدیرا اس کو مرفوع ہی مانا جائے گا کیوں کہ ترکیب کے اعتبار سے وہ مبتدا ہی ہوتا ہے۔ ایسے ہی اس پر لام ابتدا مفتوح یا کوئی حرف نفی یا حرف استفہام بھی داخل کرنا جائز ہوتا ہے، مگر یہ تمام حروف مبتدا کے تقدیری اعراب پر کسی اعتبار سے بھی کوئی اثر پیدا نہیں کرتے، اس شرط کے ساتھ کہ وہ حرف نفی کوئی ناسخ نہ ہو جو اس مبتدا کو اپنا اسم بنا کر اس کی ہیئت تبدیل کر رہا ہو۔

مبتدا کی طرح خبر بھی مرفوع ہوتی ہے خواہ وہ خبر مفرد ہو یا جملہ۔ خبر مفرد سے مراد یہ ہے کہ وہ جملہ نہ ہو گرچہ کہ تثنیہ یا جمع ہو۔ جب کہ خبر جملہ سے مراد وہ خبر ہوتی ہے جو جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو، البتہ جب خبر جملہ ہوتی ہے تو وجوبی طور پر اس میں ایک ضمیر بارز یا ضمیر مستتر ہوتی ہے جو مبتدا کی جانب لوٹتی ہے اور مبتدا وخبر کے درمیان ربط کا کام دیتی ہے۔ ہاں اگر وہ رابط کوئی ضمیر بارز یا مستتر نہ ہو تو کسی ضمیر کو تقدیری طور پر محذوف مان لیا جاتا ہے۔ یا کسی ایسے اسم اشارہ کے ذریعہ مبتدا کی طرف اشارہ کردیا جاتا ہے جو جملہ میں مبتدا واقع ہونے کے بعد پہلے مبتدا کی خبر بن رہا ہو۔ یا یہ کہ وہ رابط کوئی ایسا لفظ ہوگا جو عین مبتدا کے مفہوم میں ہوگا، یا پھر کوئی ایسا لفظ جس میں مبتدا سے زیادہ عمومیت کا معنی پایا جاتا ہو۔ بہر حال خبر کے جملہ ہونے کی صورت میں کسی ایسے رابط کا ہونا لازمی ہوتا ہے جو اسے مبتدا سے جوڑتا ہے جس کی تفصیل طلبہ نے گزشتہ اکائی میں مبتدا وخبر کے مابین مطابقت کے مبحث میں پڑھی ہوگی۔

مبتدا کبھی اسم معرفہ ہوتا ہے یا پھر کوئی ایسا اسم نکرہ جس میں بطریق چند خصوصیت یا عمومیت کا معنی پیدا کردیا گیا ہو، جب کہ خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ عام صورتوں میں مبتدا کو ہمیشہ پہلے اور خبر کو اس کے بعد لایا جاتا ہے، لیکن اگر معنی ومفہوم میں کوئی خلل واقع نہ ہو تو دونوں کو ایک دوسرے پر مقدم ومؤخر کرنا جائز ہوتا ہے۔ تاہم چند مقامات ایسے ہوتے ہیں جہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری وواجب ہوتا ہے، جب کہ چند ایسی صورتیں بھی ہوتی ہیں جہاں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

3.3 خبر کی وجوبی تقدیم

چار مواقع پر خبر کی تقدیم واجب ہوتی ہے۔

ا۔ جب خبر شبہ جملہ یعنی ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا نکرہ غیر مخصوصہ ہو، یعنی اس نکرہ مبتدا کی نہ تو کوئی صفت لائی گئی ہو اور نہ ہی اسے مضاف بنایا گیا ہو جیسے فی

بيتنا رجل ، عندی دینار یا جیسے قول باری تعالی "ولَدَينَا مَزِيْدٌ" اور "عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ" اور "وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ"۔

پہلی مثال میں فی حرف جر ہے، بیت مضاف ہے اور نا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہے، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فی حرف جر کا مجرور ہو کر خبر مقدم ہے اور رجل مبتدا مؤخر ہے جو مبتدا ہونے کی وجہ سے ضمہ کے ساتھ مرفوع ہے۔

دوسری مثال میں عند ظرف مکان کی اضافت یاءِ متکلم کی جانب کی گئی ہے اور شبہ جملہ کو خبر مقدم بنا کر دینار نکرہ کو بطور مبتدا مؤخر لایا گیا ہے جو کہ مرفوع ہے۔

تیسری مثال میں بھی لدینا شبہ جملہ خبر مقدم اور مزید مبتدا مؤخر ہے۔

بعینہ اسی طرز پر چوتھی مثال میں بھی علی أبصارھم شبہ جملہ یعنی جار مجرور خبر مقدم اور غشاوۃ نکرہ ہونے کے سبب مبتدا مؤخر واقع ہوا ہے۔

پانچویں مثال میں بھی خبر کے شبہ جملہ ہونے کی وجہ سے مبتدا پر وجوبی تقدیم کی گئی ہے، کیوں کہ فوق ظرف مکان کل ذی علم کی ترکیب اضافی کی جانب مضاف واقع ہو کر خبر مقدم ہے جب کہ علیم نکرہ غیر مخصوصہ مبتدا ہے اور وجوبی طور پر مؤخر ہے۔

درج بالا سبھی مثالوں میں خبر کو وجوبی طور پر مقدم کیا گیا ہے کیوں کہ اگر اسے بعد میں لایا جاتا اور نکرہ غیر مخصصہ کو ابتدا میں ذکر کیا جاتا تو یہ وہم پیدا ہوتا کہ خبر اس نکرہ کی کوئی صفت ہے جس کے بعد کوئی اور کلمہ بطور خبر کے آنے والا ہے۔ البتہ اگر کسی نکرہ کی اضافت یا صفت کے ذریعہ تخصیص کر دی جائے تو خبر کو مقدم کرنا ضروری نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالی کا قول "وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ"، چونکہ اس آیت کریمہ میں أجل نکرہ کی لفظ مسمی کے ذریعہ صفت لائی گئی ہے اس لیے وہ مبتدا بنے گا جب کہ عندہ جو کہ ظرف ہے خبر واقع ہوگا۔

۲۔ جب خبر اسماء استفہام میں سے ہو جو کہ جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں، یا یہ کہ کسی اسم استفہام کی طرف ان کی اضافت کر دی گئی ہو جیسے کیف حالك؟ ، کم عمرك؟ ، بنت من أنتِ؟ ، صبيحة أی يوم سفرك؟۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں ترتیب وار کیف ، کم ، بنت اور صبیحة ترکیب میں خبر مقدم واقع ہو رہے ہیں، چنانچہ وہ پہلی دونوں مثالوں میں جو کہ کیف اور کم ہیں، ان اسماء استفہام میں سے ہیں جو کہ جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں۔ جب کہ تیسری مثال میں کلمہ بنت ایک ایسے اسم کی طرف مضاف ہے جو اسماء استفہام میں سے ہے، اسی لیے وہ خبر مقدم ہے اور أنت ضمیر مرفوع منفصل حالت رفع میں مبتدا مؤخر ہے۔

چوتھی اور آخری مثال میں صبیحة ظرف زمان خبر مقدم ہے اور أیّ کی طرف مضاف ہے جو کہ اسماء استفہام میں سے ہے اور سفرك مبتدا مؤخر ہے۔

تیسری اور چوتھی مثالوں میں بھی خبر کی تقدیم اس لیے واجب ہوئی کہ اسماء استفہام کی جانب مضاف بننے والے کلمات بھی شروع جملہ میں ہی آتے ہیں۔

۳۔ جب مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹتی ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے جیسے للعامل جزاء عمله ، فی الدار صاحبها یا جیسے قول باری تعالی "أَمْ عَلَى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا"۔

پہلی مثال میں جزاء عمله مضاف و مضاف الیہ کی ترکیب کے بعد مبتدا مؤخر واقع ہو رہا ہے جس میں ہٗ ضمیر مجرور متصل خبر مقدم للعامل کی جانب لوٹ رہی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور مبتدا کو پہلے ذکر کر دیا جائے تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو کہ نحوی اعتبار سے ضعیف و ناجائز ہے کیوں کہ ضمیر غائب کے لیے ضروری ہے کہ اس کا کوئی مرجع ہو جس کی طرف وہ لوٹے۔ البتہ کسی معنوی قرینہ یا سیاق کلام وغیرہ سے مرجع غیر مذکور کا پتہ چل رہا ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوتا ہے جس کی تفصیل اضمار قبل الذکر کے مباحث میں دیکھی جا سکتی ہے۔

دوسری مثال میں بھی صاحبها مبتدا میں پائی جانے والی ضمیر ھاء اپنے مرجع الدار کی طرف لوٹ رہی ہے، اسی لیے فی الدار خبر کو مبتدا پر مقدم کیا گیا ہے۔

تیسری مثال میں جس کا مفہوم ہے' یا دلوں پر ان کے تالے پڑے ہوئے ہیں' اسی قاعدہ کی رو سے علی قلوب خبر کو أقفالها مبتدا پر وجوبا مقدم کیا گیا ہے۔

۴۔ جب مبتدا میں اِلا یا اِنما کے ذریعہ حصر کے معنی پیدا کیے گئے ہوں یعنی خبر کو مبتدا میں محصور کر دیا گیا ہو جیسے ما خالق الا الله (اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے) ، انما محمود من یجتهد۔

مثال اول میں حصر کا مفہوم یہ ہے کہ خبر جو کہ لفظ خالق ہے اللہ کی ذات میں محصور ہے، کیوں کہ پیدا کرنے کی صفت وقدرت صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات تک محدود ہے۔ چنانچہ اس مثال میں اگر مبتدا کو مقدم کرتے ہوئے یہ کہا جاتا کہ ما الله الا خالق تو مفہوم ہوتا کہ اللہ صرف خالق ہے جو صراحتا باطل ہے، اس لیے کہ اس طور سے تو اللہ کے لیے محض صفت خلق ہی ثابت ہوتی اور اس کی دیگر بے شمار صفات کا عدم وجود ثابت ہو جاتا۔ اسی وجہ سے اس قسم کی صورتوں میں جب خبر کو مبتدا میں محصور کرنا ہو تو اسے مبتدا سے پہلے ذکر کرنا واجب ہوتا ہے۔

دوسری مثال کی کیفیت بھی بعینہ ایسی ہی ہے جس کا مفہوم ہے کہ محنت کرنے والا ہی قابل تعریف ہے۔ اس جملہ میں محمود خبر مقدم ہے اور من اسم موصول مبتدا مؤخر، اور یجتهد اسم موصول من کا صلہ ہے۔ اس جملہ کو ہم دوسرے طریقہ سے یوں بھی کہہ سکتے ہیں ما محمود الا من یجتهد یعنی صرف کوشش ومحنت کرنے والا ہی قابل ستائش ہوتا ہے۔

3.4 خبر کی جوازی تقدیم

چند صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں معنی میں کوئی خلل واقع نہ ہونے کی وجہ سے خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا جائز ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں خبر گرچہ کہ پہلے ذکر کی جاتی ہے لیکن قرینہ کی وجہ سے یہ پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ وہی مسند ہے جس کے ذریعہ کسی کے بارے میں کوئی خبر دی جا رہی ہے۔ چنانچہ جوازی طور پر خبر کی تقدیم کی درج ذیل شکلیں ہیں۔

۱۔ جب خبر کے معنی کو اولیت دینا مقصود ہو جیسے ممنوع التدخین (سگریٹ نوشی ممنوع ہے) ، مرفوع المبتدأ (مبتدا مرفوع ہوتا ہے)۔

مثال اول میں ممنوع خبر ہے جس کو جوازا مبتدا پر مقدم کیا گیا ہے جب کہ التدخین معرفہ محل رفع میں ہے، کیوں کہ خبر کو شروع جملہ میں لا کر اس میں زور اور تاکید کا مفہوم پیدا کرنا مقصود تھا۔ اسی جملہ کو اگر یوں کہا جاتا کہ "التدخين ممنوع" تو مبتدا خبر کی ایک عام ترکیب ہوتی اور خبر کی اولیت وراجحیت کا اثبات نہ ہوتا۔

دوسری مثال بھی بنفسہ اسی طرز پر ہے کہ مبتدا بہر حال مرفوع ہوتا ہے، گرچہ کہ کوئی حرف جر اس پر داخل ہو کر اسے لفظا مجرور کرے تاہم تقدیری طور پر وہ ہمیشہ مرفوع ہی ہوگا۔ اسی لیے اس مثال میں خبر کے اندر اولیت وراجحیت کا معنی پایا جائے گا جس کے پیش نظر اسے جوازا مبتدا پر مقدم کیا گیا ہے۔

۲۔ جب مبتدا اور خبر سے پہلے کوئی حرف نفی یا استفہام آئے اور خبر صفت کا صیغہ ہو جیسے ما حاضرون أنتم ، أقائم أنت؟۔

پہلی مثال میں ما نافیہ ہے، حاضرون جمع مذکر سالم کا صیغہ خبر مقدم ہے جو واو ماقبل مضموم کے ساتھ محل رفع میں ہے، أنتم ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے جس کو جوازا خبر پر مؤخر کیا گیا ہے۔

دوسری مثال ہے أقائم أنت؟ جس میں همزه حرف استفہام ہے، قائم صفت کا صیغہ خبر مقدم ہے جو ضمہ کے ساتھ مرفوع ہے اور أنت ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مؤخر ہے۔

۳۔ جب خبر شبہ جملہ ہو اور مبتدا معرفہ ہو جیسے فی العجلة الندامة ، فی التأنی السلامة ، أمامَ القاضی قائل الحق ، بعدَ التعب الراحة۔

پہلی مثال میں جس کا مفہوم ہے کہ پشیمانی عجلت میں ہوتی ہے، فی العجلة جار مجرور خبر مقدم ہے اور الندامة مبتدا مؤخر ہے جو معرفہ ہے اور ضمہ کے ساتھ محل رفع میں ہے۔

دوسری مثال بھی بعینہ اسی طرز پر ہے جس کا مفہوم ہے کہ سلامتی غور وفکر کرنے اور توقف و تاخیر میں ہے۔

تیسری مثال میں أمام القاضی ظرف زمان خبر مقدم ہے اور قائلُ مبتدا مؤخر ہے جو ضمہ کے ساتھ حالت رفعی میں ہے، الحقِ مضاف الیہ ہے جو کسرہ کے ساتھ مجرور ہے، یعنی قائل مضاف الحق مضاف الیہ کے ساتھ مل کر مبتدا واقع ہو رہا ہے۔

چوتھی مثال بھی مذکورہ طریقہ کے مطابق شبہ جملہ بشکل ظرف کے خبر مقدم واقع ہونے پر مشتمل ہے جس کا مبتدا مؤخر معرفہ ہے اور مرفوع بالضمہ ہونے کے ساتھ خبر کے بعد آیا ہے۔

مذکورہ مثالوں میں جہاں أمام اور بعد جیسے کلمے خبر ہونے کے باوجود فتحہ کے ساتھ منصوب پڑھے جاتے ہیں، جب کہ خبر کی اصل یہ ہوتی ہے کہ وہ مرفوع ہو، طلبہ کے ذہنوں میں یہ سوال آ سکتا ہے کہ کیوں ان کلمات کو منصوب پڑھا گیا ہے۔ تو اس کی تشریح یہ ہے کہ خبر جب اسم جنس یا اسم مشتق ہو تو مرفوع ہوتی ہے۔ البتہ اگر وہ کوئی شبہ جملہ ہو تو ظرف اور مضاف الیہ آپس میں مل کر خبر بنتے ہیں۔ ایسی صورت میں أمام اور بعد جیسے ظروف کو ایک محذوف فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ مان کر منصوب پڑھا جاتا ہے، جس میں یستقر یا کائن جیسے کلمات مقدر ہوتے ہیں۔

جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں اور کوئی ایسا قرینہ نہ ہو جس سے ایک دوسرے کی تعیین ممکن ہو تو مبتدا کو وجوبی طور پر خبر پر مقدم کیا جاتا ہے تا کہ مسند اور مسند الیہ کو بآسانی پہچانا اور جانا جا سکے جیسے صدیقك حامد (تمہارا دوست حامد ہے) اور حامد صدیقك (حامد تمہارا دوست ہے)۔

پہلی مثال میں صدیقك مسند الیہ ہے کیونکہ جملہ میں اسی کے متعلق خبر دی جا رہی ہے اس لیے وہ وجوبی طور پر مبتدا بنے گا اور حامد اس کی خبر واقع ہوگی۔

دوسری مثال میں حامد ایسا اسم معرفہ ہے جس کے بارے میں صدیقك کے ذریعہ خبر دی جا رہی ہے، اسی لیے اس طرح کی حالتوں میں جہاں مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں لازمی طور پر مبتدا کو خبر پر مقدم کیا جائے گا، بصورت دیگر مسند اور مسند الیہ کے مابین تعیین کا مسئلہ قائم رہ جائے گا اور ایک دوسرے کی شناخت ممکن نہ ہوگی۔

اسی طرح جب مبتدا اور خبر دونوں نکرہ ہوں تو لازم ہے کہ دونوں تخصیص میں مساوی ہوں اور مبتدا کو خبر پر مقدم کیا جائے جیسے أقلّ منك دراسةً أكثر منك تجربةً (جو تعلیم میں تم سے کم ہے وہ تجربہ میں تم سے زیادہ ہے)۔

مثال مذکور میں خبر اس شخص کے بارے میں دی جا رہی ہے جو تعلیم میں کم ہے، اس لیے اس کو مسند الیہ مان کر وجوبی طور پر مبتدا مقدم بنایا جائے گا جب کہ بعد کی ترکیب ہر حال میں خبر بنے گی ورنہ یہ اشکال بنا رہے گا کہ آیا تعلیم میں کم شخص کے متعلق تجربہ میں زیادہ ہونے کی خبر دی جا رہی ہے یا تجربہ میں بڑھے ہوئے شخص کے بارے میں تعلیم میں کم ہونے کی خبر دی جا رہی ہے۔

تاہم وہ مقامات جہاں مبتدا اور خبر کی تعیین کسی قرینہ سے ہو رہی ہو تو دونوں کو ایک دوسرے پر مقدم و مؤخر کرنا جائز ہوتا ہے جیسے طالب مجتهد غائب یا غائب طالب مجتهد ، بنو أبنائنا بنونا یا بنونا بنو أبنائنا۔

مذکورہ سبھی مثالوں میں قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے مبتدا و خبر کی ایک دوسرے پر تقدیم و خبر دونوں جائز ہوگی، کیوں کہ دونوں میں سے خواہ کسی کو بھی مقدم کریں یا مؤخر معنی ہر حال میں ایک ہی ہوگا۔ چنانچہ پہلی دونوں مثالوں میں لفظ غائب ہر حال میں خبر ہی واقع ہوگا کیوں کہ اسی کے ذریعہ محنتی طالب علم کے متعلق خبر دی جا رہی ہے۔ ایسے ہی آخری دونوں مثالوں میں بھی بنو أبنائنا ہی مبتدا بنے گا خواہ خبر سے مقدم ہو یا مؤخر، کیوں کہ بیٹوں کے بیٹے یعنی پوتوں کو بیٹا تو کہا جا سکتا ہے لیکن بیٹوں کو کبھی پوتا نہیں کہا جاتا۔ بایں وجہ ہر دو صورتوں میں بنونا ہی کو خبر مانا جائے گا۔

3.5 وجوب حذف الخبر

پانچ مواقع پر خبر کو وجوباً حذف کر دیا جاتا ہے۔

ا۔ خبر جب کوئی ایسی صفت ہو جس سے کوئی شبہ جملہ یعنی ظرف اور جار مجرور متعلق ہو، یہ صفت عموماً کائن، ثابت، موجود اور مستقر جیسے کلمات میں سے کوئی ہوتی ہے اور خبر پر دلالت کے ساتھ محذوف ہوتی ہے جیسے القلم عنده ، العلم فى الصدور۔

پہلی مثال میں القلم مبتدا ہے جس کی خبر موجود وجوبی طور پر محذوف ہے کیونکہ ظرف عنده اسی محذوف صفت سے متعلق ہو کر خبر بن رہا ہے۔

دوسری مثال میں بھی العلم مبتدا معرفہ محل رفع میں ہے اور موجود یا کائن خبر مرفوع محذوف ہے جس سے جار مجرور یعنی فى الصدور متعلق ہے۔

۲۔ جب مبتدا لولا یا لوما کے بعد ہو جن کا تعلق کلمات شرط غیر جازمہ سے ہے اور جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی جارہی ہے۔اس صورت میں خبر کسی مطلق صیغۂ صفت جیسے کائن، موجود، ثابت، مستقر وغیرہ میں سے ایک ہوتی ہے اور وجوباً محذوف ہوتی ہے جیسے لولا الايمان لضلّ الانسان (اگر ایمان نہ ہوتا تو انسان گمراہ ہوجاتا) ، لو لا الكتابة لضاع أكثر العلم (اگر لکھنا نہ ہوتا تو بیشتر علم ضائع ہوجاتا) ، لو ما الطبيب ما شُفِى المريض (اگر ڈاکٹر نہ ہوتا تو مریض شفایاب نہ ہوتا)۔

پہلی مثال میں لولا کلمۂ شرط کے بعد الإيمان اسم مرفوع مبتدا ہے جس کی خبر وجوبی طور پر 'موجود' محذوف ہے۔اس جملہ کی تقدیری عبارت ہوگی لولا الايمان موجود لضل الانسان۔

دوسری مثال میں الكتابة اسم مرفوع مبتدا ہے جبکہ كائنة یا موجودة اس کی خبر وجوباً محذوف ہے اور محل رفع میں ہے۔اس کی تقدیر ہوگی لو لا الكتابة كائنة لضاع أكثر العلم۔

تیسری مثال میں لوما کلمۂ شرط غیر جازم کے بعد واقع ہونے والا اسم الطبيب محل رفع میں مبتدا ہے جس کی خبر وجوبی طور پر محذوف ہے۔تقدیری عبارت ہوگی لوما الطبيب موجود ما شُفِىَ المريض۔

نوٹ: لولا اور لوما کلمات شرط کے بعد آنے والی جزا اگر فعل ماضی مثبت ہے تو اس پر لام مفتوح داخل کیا جاتا ہے، اور اگر ان کلمات کا جواب فعل منفی ہے تو عام طور پر اس پر لام مفتوح داخل نہیں کیا جاتا۔

۳۔ جب وہ کسی ایسے مبتدا کی خبر بنے جو خالصتاً قسم کے لیے وضع کیا گیا ہو، یعنی جب بھی اس کلمہ کو استعمال کیا جائے تو خالص قسم کا معنی لیا جائے اور غیر قسم کا مفہوم مرادنہ ہو جیسے لَعمرُك اِن الحياة كفاح (تمہاری عمر کی قسم یقیناً زندگی جدوجہد اور مقابلہ آرائی ہے) یا جیسے شاعر کا شعر:

لَعُمْرِي لَقَدْ لَاحَتْ عُيُونٌ كَثِيْرَةٌ   اِلى ضَوْءِ نَارٍ بِاليَفَاعِ تُحَرَّقُ

(مجھے قسم ہے تمہاری زندگی کی کہ بہت سی نگاہیں اس آگ کی روشنی کو دیکھ رہی ہیں جو مقام یفاع میں جلائی جاتی ہے)۔

پہلی مثال میں کلمہ لعمرك ایسا مبتدا ہے جو خالص قسم کا معنی لینے کے لیے بنایا گیا ہے، اسی لیے اس کی خبر لفظ قسمي ہوگی اور وجوبی طور پر محذوف ہوگی جس کی تقدیر ہوگی لعمرك قسمي یعنی حياتك هى قسمي دوسری مثال میں بھی بعینہ اسی طور پر لعمري مبتدا کے بعد قسمي خبر محذوف ہوگی اور اس کی تقدیر ہوگی لعمري قسمي یعنی حياتى هى قسمي۔

امرئٍ وما فعل۔

پہلی اور دوسری مثالوں میں مبتدا پر واو بمعنی مع کے ذریعہ عطف کیا گیا ہے اسی لیے اس کی خبر وجوبا محذوف ہوگی جس کی تقدیر بالترتیب یہ ہوگی کل جندی و سلاحه مقترنان ، کل انسان و عمله مقترنان۔

تیسری مثال میں واو معیت کے بعد جو ما آیا ہے وہ مصدریہ ہے یعنی ما فعل جملہ مصدر کے حکم میں ہو کر واو مصاحبت کے ذریعہ کل امرئ کا معطوف ہے جس کی تقدیری عبارت ہوگی کل امرئ و فعله، اور اس میں خبر مقترنان محذوف ہوگی۔

۵۔ جب مبتدا کوئی مصدر ہو یا ایسا اسم تفضیل ہو جو کسی مصدر کی طرف مضاف ہو اور ان دونوں کے بعد کوئی ایسا حال آئے جو خبر نہ بن سکے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حال بھی خبر کے معنی پر دلالت کرنے کی وجہ سے خبر ہی کے قائم مقام ہوتا ہے جیسے تأديبي الطالبَ مسيئا ، أفضل صلاتك خاليا مما يشغلك۔

پہلی مثال میں جس کا مفہوم ہے کہ طالب علم کو میرا سرزنش کرنا یا تربیت کرنا اس حال میں ہوتا ہے جب وہ کوئی بدسلوکی یا گستاخی کرے، تأديبي مصدر بافاعل و مفعول بہ مبتدا ہے، مسيئا حال ہے الطالب ذو الحال کا، جب کہ خبر وجوبا محذوف ہے۔ اس پوری عبارت کی تقدیر ہوگی تأديبي الطالب حاصل عند إساء ته۔

دوسری مثال میں أفضل اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ہوگا اور اس کی خبر 'حاصل' وجوبا محذوف ہوگی جس کی تقدیر ہوگی أفضل صلاتك حاصل عند خلوّك مما يشغلك یعنی تمہاری بہترین دعا یا نماز وہ ہوتی ہے جب تم اپنے تمام کاموں سے فارغ ہوتے ہو۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں حال اس خبر محذوف یعنی حاصل پر دلالت کر رہا ہے جو اس کے قائم مقام آیا ہے، لیکن مبتدا سے عدم مطابقت کی وجہ سے اس میں خبر بننے کی صلاحیت نہیں پائی جاتی ہے کیوں کہ اگر ہم اس کو دونوں جملوں میں بالترتیب تأديبي الطالب مسئ اور أفضل صلاتك خالٍ مما يشغلك کہتے ہوئے خبر بنا دیں تو کوئی معنوی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

3.6 جواز حذف الخبر

جس طرح کبھی مبتدا کو کسی دلیل یا قرینہ کی بنیاد پر جوازا حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی سوال کرے کہ أين قلمك؟ یا متى الإمتحان؟ وغیرہ جس کے جواب میں فی الجیب اور فی الأسبوع القادم کہہ دیا جائے اور بالترتیب قلمي اور الامتحان مبتدا کو حذف کر دیا جائے، بالکل اسی طرح کبھی کبھی خبر کو بھی کسی ایسی دلیل کی موجودگی میں حذف کرنا جائز ہوتا ہے جو اس پر دلالت کر رہی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی دریافت کرے کہ مَن حاضر؟ تو اس کے جواب میں صرف محمد کہہ دیں اور حاضر خبر کو محذوف کر دیں۔ ایسی صورت میں خبر کا محذوف ہونا محض جوازاً ہوگا، وگرنہ اس کے ذکر کے ساتھ محمد حاضر کہنا بھی درست ہوگا۔

دوسری مثال باری تعالی کا قول "أُكُلُهَا دَائِمٌ و ظِلُّهَا" ہے جس میں مبتدأ ثانی ظلها کی خبر اس کے معطوف علیہ جملہ أكلها دائم کو دلیل بنا کر جوازاً محذوف ہے جس کی تقدیر ہوگی وظلّها دائم یا وظلها كذلك۔

تیسری مثال جیسے کوئی کہے کہ دخلتُ المنتزه فإذا الأصدقاء۔ اس مثال میں إذا فجائیہ کے بعد آنے والا اسم مبتدا ہے اور محل رفع میں ہے جس کی خبر جوازا حذف کر دی گئی ہے، تقدیری عبارت ہوگی دخلت المنتزه فإذا الأصدقاء موجودون یعنی میں پارک میں داخل ہوا تو اچانک دوستوں کو موجود پایا۔

3.7 خبر کی اقسام

خبر کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

3.7.1 اسم مفرد۔ یہ ایسا اسم ہوتا ہے جو جملہ نہ ہو گرچہ کہ تثنیہ یا جمع ہو جیسے المدرس حاضر ، العینان مبصرتان ، الفلاحون مجدّون ، المهندسات ماهرات ، ذلك حجر ، هذا نهر ، ”أولئِكَ هُمُ المُفْلِحُوْنَ“ ، ”أولئِكَ الذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلالَةَ بِالْهُدَى“ وغیرہ۔

مذکورہ مثالوں میں حاضر، مبصرتان، مجدون اور ماهرات ایسی خبریں ہیں جو اسم مفرد ہونے کے ساتھ ساتھ اسم مشتق ہیں اور خبر ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہیں، جب کہ حجر اور نهر جیسی خبریں اسم جامد ہیں۔ بطور مثال پیش کیے گئے باری تعالی کے قول ”أولئك هم المفلحون“ میں هم اسم ضمیر مبنی حالت رفع میں أولئك مبتدا کی خبر ہے جب کہ آخری مثال میں الذین اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر أولئك مبتدا کی خبر ہے۔

3.7.2 جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ۔ خبر جب جملہ ہوتی ہے تو یا تو جملہ اسمیہ ہوتی ہے یا جملہ فعلیہ جیسے النجاح أساسُه العمل ، الشعر أساسه العاطفة ، الأستاذ يُلقِي الدرس اور الطالب يُتْقِن عمله۔

خبر جب جملہ ہوتی ہے تو اس میں ایک ضمیر ظاہر یا پوشیدہ وجوبی طور پر مبتدا کی طرف راجع ہوتی ہے اور مبتدا و خبر کے درمیان ربط کا کام دیتی ہے جیسے پہلی اور دوسری مثالوں میں ہٗ ضمیر بارز مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے۔

تیسری مثال ہے الأستاذ يلقي الدرس، اس میں الأستاذ مبتدا محل رفع میں ہے، يلقي الدرس جملہ فعلیہ خبر واقع ہو رہا ہے جس کے فعل مضارع يلقي میں هو ضمیر مستتر الأستاذ مبتدا کی طرف راجع ہے۔

چوتھی مثال میں بھی اسی طرز پر يتقن عمله جملہ فعلیہ خبر ہے جس میں وارد فعل يتقن میں هو کی ضمیر پوشیدہ مبتدا الطالب کی طرف لوٹ رہی ہے۔

3.7.3 شبہ جملہ۔ خبر کبھی شبہ جملہ یعنی ظرف اور جار مجرور ہوتی ہے جس سے پہلے معنی کی مناسبت سے ایک فعل یا شبہ فعل کو محذوف مانا جاتا ہے جو کہ عام طور پر موجود، کائن، ثابت، حاصل اور مستقر جیسی صفتیں یا ان کے افعال ہوتے ہیں اور شبہ جملہ کو انہیں سے متعلق کر دیا جاتا ہے جیسے الجنة تحت أقدام الأمهات ، العامل فی المصنع۔

پہلی مثال میں الجنة مبتدا ہے اور تحت ظرف مکان اس کی خبر ہے، پورے جملہ کی تقدیر ہوگی الجنة كائنة تحت أقدام الأمهات۔

دوسری مثال میں العامل مبتدا محل رفع میں ہے، موجود خبر محذوف ہے جس سے فی المصنع جار مجرور متعلق ہے، تقدیری عبارت ہوگی العامل موجود فی المصنع یا اگر اس محذوف کو فعل مانیں تو تقدیر العامل يستقر فی المصنع ہوگی۔

3.8 چند ضمنی احکام

ا۔ خبر کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ مبتدا کے معاً بعد آئے بلکہ بسا اوقات کسی ایک یا ایک سے زائد کلمات کے ذریعہ ان دونوں میں فصل کر دیا جاتا ہے، تاہم خبر کی ضرورت ہر حال میں باقی رہتی ہے کیوں کہ مبتدا خبر سے ہی مل کر جملہ مفیدہ بنتا ہے۔ مثالیں حسب ذیل ہیں۔

الإصلاح الزراعي مفيد ،اس مثال میں الإصلاح مبتدا ضمہ کے ساتھ مرفوع ہے، الزراعي اس کی صفت ہے اور تذکیر و تانیث نیز واحد ہونے میں موصوف کے مطابق ہے، مفید خبر ہے جو ضمہ کے ساتھ محل رفع میں ہے۔ اگر ہم محض الإصلاح الزراعي کہہ کر خاموش ہو جائیں تو مفہوم ناقص رہ جائے گا اور مفید خبر کے بغیر مکمل نہ ہوگا۔

التلميذ الذكي المجتهد ناجح، اس مثال میں التلمیذ مبتدا ضمہ کے ساتھ محل رفع میں ہے اور الذکی اور المجتهد اس کی صفت کے طور پر آئے ہیں جب کہ ناجح خبر ہے۔

صوت البلبل جميل، اس مثال میں صوت مبتدا مرفوع بالضمہ ہے، البلبل مضاف الیہ ہے جو کسرہ کے ساتھ مجرور ہے، جب کہ کلمہ جميل خبر ہے جو ضمہ کے ساتھ حالت رفع میں ہے۔

اگر ہم محض صوت البلبل کہہ کر سکوت اختیار کر لیں تو معنی پورے طور پر مکمل نہ ہوگا اور خبر کی ضرورت ہوگی تا کہ جملہ مفیدہ بن سکے۔

زوجة صديقٍ حامدٍ صالحة، اس مثال میں کلمہ زوجة مبتدا ہے جو محل رفع میں ہے جب کہ صديق مضاف الیہ مضاف ہے اور حامدٍ اس کا مضاف الیہ ہے، اور صالحة خبر ہے جو مؤنث اور واحد ہونے میں مبتدا کے مطابق ہے۔

۲۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں جیسے المتنبي شاعر حكيم ذو طموح ۔اس مثال میں المتنبي مبتدا محل رفع میں ہے جب کہ کلمات شاعر، حكيم اور ذو طموح اس کی خبر کے طور پر لائے گئے ہیں۔ ایسے ہی أبوك شاعر كاتب أديب جیسی مثال میں بھی أبوك مبتدا کی کئی ایک خبریں لائی گئی ہیں۔

تیسری مثال جیسے الخبطة موجزة بديعة الأسلوب صادقة الفكرة۔ اس مثال میں بھی الخبطة مبتدا محل رفع میں ہے اور کلمات موجزة، بديعة الأسلوب اور صادقة الفكرة اس کی خبریں واقع ہیں۔

ایک اور مثال باری تعالی کا قول "وهُوَ الغَفُوْرُ الوَدُوْدُ ذُوْالعَرْشِ المَجِيْدُ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ" ہے۔ اس آیت کریمہ میں هو ضمیر بارز مبتدا ہے جو حالت رفع میں ہے جب کہ الغفور، الودود، ذو العرش، المجيد اور فعال لما يريد اس کی خبریں ہیں۔

۳۔ خبر تذکیر و تانیث اور وحدت و تثنیہ اور جمعیت میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے جیسے المدرس حاضر ، المدرسان حاضران ، المدرس والطالب حاضران ، المدرسون حاضرون ، المدرّسة حاضرة ، المدرّستان حاضرتان ، المدرّات حاضرات۔ البتہ جب مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر کو مفرد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں لانا جائز ہوتا ہے جیسے السيارات مسرعة أو مسرعات ، الأشجار طويلة أو طويلات۔

۴۔ کبھی خبر میں مبتدا کی طرف لوٹنے والی کوئی ضمیر مستتر کے نہ پائے جانے کی وجہ سے خبر کی مبتدا کے ساتھ مطابقت اور عدم مطابقت دونوں جائز ہوتی ہے، مطابقت کی مثال جیسے الشمس والقمر آيتان من آيات الله ، اس جملہ میں الشمس والقمر کو ایک دوسرے پر عطف کرتے ہوئے مبتدا بنایا گیا ہے جو ضمہ کے ساتھ محل رفع میں ہیں اور آيتان خبر کو ان کی مطابقت میں تثنیہ استعمال کیا گیا ہے جو اعراب بالحرف یعنی الف مابعد نون مکسور کے ساتھ محل رفع میں ہے۔

عدم مطابقت کی مثال جیسے الناس قسمان: عالم ومتعلم ولا خير فيما بينهما ۔مثال مذکور میں کلمہ الناس من حیث المعنی جمع ہے اور مبتدا واقع ہو رہا ہے جب کہ اس کی خبر قسمان تثنیہ ہے اور دونوں میں لفظی اعتبار سے عدم مطابقت پائی جا رہی ہے۔

3.9 مبتدا کی وجوبی تقدیم

چونکہ یہ اکائی خبر کی وجوبی و جوازی تقدیم، اس کے وجوبی و جوازی حذف اور اس کے اقسام اور بعض ضمنی احکام کے مباحث پر مشتمل ہے، اس لیے مبتدا سے متعلق مباحث اس اکائی میں شامل نہیں ہیں۔ تاہم مبتدا کے بغیر خبر کوئی جملہ مفیدہ نہیں بناتی اس لیے اجمالاً مبتدا کی وجوبی تقدیم کی صورتیں بیان کی جا رہی ہیں تا کہ طلبہ خلط مبحث کا شکار نہ ہوں اور مبتدا و خبر میں باہم امتیاز کر سکیں۔

1۔ جب مبتدا ان کلمات میں سے ہو جو جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

الف۔ اسماءِ استفہام جیسے مَن ضربك؟ مَن أخوك؟ وغیرہ۔

ب۔ اسماءِ شرط جیسے أی طالب یجتهد یتقدم ، مَنْ یَتَّقِ اللہَ یَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً۔

ج۔ مشابہ اسم شرط جیسے الذی یجتهد فله جائزة بمعنی من یجتهد فله جائزة اور کل طالب یسهر اللیل فهو ناجح بمعنی أی طالب یسهر اللیل فهو ناجح۔

مذکورہ دونوں مثالوں میں کلمات الذی اور کل اسماءِ شرط کے مشابہ ہیں اور ترکیب میں مبتدا واقع ہیں کیوں کہ ان کی خبر پر فاء کو داخل کیا گیا ہے جس طرح سے جواب شرط پر فاء داخل ہوتا ہے۔

د۔ وہ اسم کسی ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو جملہ کے شروع میں ہی آتا ہے جیسے اِبن مَن غائب؟ زمام کم أمر فی یدك؟۔

ہ۔ کم خبریہ جیسے کم أستاذ فی الجامعة (یونیورسٹی میں کتنے ہی اساتذہ ہیں)۔

و۔ ما تعجبیہ جیسے ما أروَعَ خضرةَ الزرع (کھیتی کی شادابی کیا ہی دل کش ودلفریب ہے)۔

ز۔ ایسا اسم جس پر لام مفتوح داخل ہو جس کو لام ابتدا کہا جاتا ہے جیسے لَعبدٌ مومنٌ خیر من مشرك ، لَزید أفضل من عمرو۔

ح۔ ضمیر شان یا قصہ جیسے هو اللہ أحد بمعنی الشان اللہ أحد اور هی زینب مجتهدة بمعنی القصة زینب مجتهدة۔

2۔ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں اور کوئی ایسا قرینہ نہ ہو جس سے ایک دوسرے کی تعیین ہو سکے تو مبتدا کو وجوبی طور پر مقدم کیا جاتا ہے جیسے محمود شارب العسل ، زید عدوّی۔

3۔ جب مبتدا اور خبر دونوں نکرہ مخصوصہ ہوں اور یہ تخصیص مساوی ہو جیسے أضعف منك جسماً أقوی منك ذکاءً (جو تم سے جسم میں کمزور ہے وہ ذہانت میں تم سے قوی ہے)۔

4۔ مبتدا جب کوئی اسم ہو اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس کا فاعل ضمیر مستتر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہو جیسے حامد نجح ، الطالب یدرس ، الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا۔

5۔ جب خبر میں حصر کے معنی پیدا کیے گئے ہوں یعنی اس میں مبتدا کو محصور کر دیا گیا ہو خواہ لفظاً جیسے وَمَا مَحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ یا معنیً جیسے اِنما التهنئات للأکفاء۔

پہلی مثال میں مبتدا جو کہ محمد ہے رسالت کی صفت میں محصور ہے جس کا مطلب ہے محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں۔ چنانچہ اگر خبر کو مقدم کرتے ہوئے یوں کہا جائے کہ ما رسول اِلا محمد تو معنی بدل جائے گا اور اس وقت معنی ہوگا کہ رسول صرف محمد ﷺ ہیں، جب کہ واقعہ ایسا نہیں ہے کیوں کہ صفت رسالت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سارے رسول بھی متصف ہیں۔

دوسری مثال میں بھی مبتدا معنوی طور پر اپنی خبر میں محصور ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ مبارک بادیاں صرف برابر والوں کے لیے ہیں، لیکن اگر اس جملہ میں خبر کو مبتدا پر مقدم کر دیا جائے تو اس کا پورا مفہوم ہی بدل جائے گا اور اس وقت معنی ہوگا کہ برابر والوں کے لیے صرف مبارک بادیاں ہیں اور کچھ نہیں، اور ظاہر ہے کہ یہ معنی مراد نہیں۔

3.10 معلومات کی جانچ

1۔ خبر جب جملہ ہو تو کون سی چیز اس کو مبتدا سے مربوط کرتی ہے؟

2۔ مبتدا سے پہلے جب کوئی حرف جر آئے تو تقدیری طور پر مبتدا کا کیا اعراب ہوتا ہے؟

3۔ ’’أَمْ عَلَى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا‘‘ میں خبر کی تعیین کیجیے۔

4۔ ’’عَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ‘‘ میں خبر کو مبتدا پر کیوں مقدم کیا گیا ہے؟

5۔ أختُ مَن أنتِ؟ میں خبر کی تقدیم وجوبی ہے یا جوازی؟ وجہ بھی بتائیے۔

6۔ ما خالق اِلا الله میں خبر کو مبتدا میں کس طرح محصور کیا گیا ہے؟

7۔ ممنوع التدخين میں خبر کی تقدیم جوازی ہے یا وجوبی؟ وجہ تقدیم بھی ذکر کیجیے۔

8۔ جب خبر شبہ جملہ ہو اور مبتدا معرفہ ہو تو خبر کو وجوباً مقدم کیا جاتا ہے یا جوازاً؟ کوئی ایک مثال بھی دیجیے۔

9۔ أمام اور بعد جیسے کلمات خبر بننے کی صورت میں منصوب کیوں پڑھے جاتے ہیں جب کہ خبر تو مرفوع ہوتی ہے؟

10۔ جب مبتدا میں پائی جانے والی ضمیر خبر کی طرف لوٹے تو خبر کو مقدم کرتے ہیں یا مؤخر؟

11۔ حامد صديقى میں مبتدا کو وجوبی طور پر کیوں مقدم کیا جاتا ہے؟

12۔ بنونا بنو أبنائنا اور بنو أبنائنا بنونا میں خبر کون سا کلمہ ہے اور اس کی تقدیم و تاخیر کے لیے کون سا قرینہ ہے؟

13۔ فی التأنِّي السلامة میں خبر کو جوازی طور پر کیوں مقدم کیا گیا ہے؟

14۔ خبر کو وجوباً حذف کرنے کی کوئی ایک صورت بتائیے۔

15۔ لوما الطبيب ما شُفي المريض میں کس طرح کے کلمات کو خبر محذوف مانا جاتا ہے؟

16۔ جب مبتدا خالص قسم کے لیے استعمال کیا جانے والا کوئی لفظ ہو تو اس کی خبر محذوف کیا ہوتی ہے؟

17۔ شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

لَعُمْرِي لَقَدْ لَاحَتْ عُيُونٌ كَثِيْرَةٌ اِلٰى ضَوْءِ نَارٍ بِالْيَفَاعِ تُحَرَّقُ

18۔ كل انسان و عمله کی خبر محذوف کیا ہوگی، نیز یہ حذف خبر وجوبی ہے یا جوازی؟

19۔ خبر کو جوازاً حذف کرنے کی کوئی ایک مثال دیجیے۔

20۔ اسم مفرد سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

21۔ خبر کے جملہ اسمیہ ہونے کی کوئی ایک مثال دیجیے۔

22۔ خبر کے جملہ فعلیہ ہونے کی کوئی مثال لکھ

23۔ شبہ جملہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

24۔ الولد المجتهد الذكي ذو خلق کی ترکیب کیجیے۔

25۔ صديق زوج فاطمة مهندس کی کیا ترکیب ہوگی؟

26۔ الشجرات مثمرة اور الشجرات مثمرات جیسی مثالوں میں خبر کو واحد وجمع دونوں استعمال کرنا کیوں جائز ہوتا ہے؟

27۔ حامد فاعل الخير میں مبتدا کی وجوبی تقدیم کی کیا وجہ ہے؟

28۔ إنما الأعمال بالنيات میں خبر میں کس طور پر حصر کا معنی پایا جائے گا؟

29۔ الولد يشرب اللبن میں ضمیر کی کون سی قسم مبتدا کی طرف راجع ہے؟

30۔ ما أحسَنَ العِلمَ میں مبتدا کو وجوبی طور پر کیوں مقدم کیا گیا ہے؟

3.11 خلاصہ

مبتدا ایسا اسم ہوتا ہے جس کے متعلق کوئی خبر دی جاتی ہے اور جس بات کے ذریعہ اس مبتدا کے بارے میں کوئی خبر دی جاتی ہے وہ خبر کہلاتی ہے اور مبتدا کی طرح ہی مرفوع ہوتی ہے چاہے وہ اسم مفرد ہو یا جملہ یا شبہ جملہ۔ خبر کے جملہ ہونے کی صورت میں کوئی ضمیر بارز یا مستتر ایک رابط کے طور پر مبتدا کی طرف راجع ہوتی ہے۔ مبتدا عام طور پر اسم معرفہ ہوتا ہے یا کوئی نکرہ مخصوصہ جب کہ خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے، البتہ کبھی معرفہ کو بھی خبر بنا دیا جاتا ہے اور اگر ان دونوں کی تعیین کسی قرینہ وغیرہ سے ہو رہی ہو تو ایک دوسرے پر مقدم ومؤخر کرنا دونوں جائز ہوتا ہے۔

چار جگہوں پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ اول یہ کہ خبر جب کوئی شبہ جملہ ہو اور مبتدا ایسا اسم نکرہ ہو جس کی تخصیص نہ کی گئی ہو، دوم یہ کہ جب خبر اسماء استفہام میں سے کوئی ہو جو جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں، سوم یہ کہ مبتدا میں کوئی ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف راجع ہو، چہارم یہ کہ اِلّا یا اِنّـمَا کے ذریعہ خبر کو مبتدا میں محصور کر دیا گیا ہو۔

خبر کی جوازی تقدیم کی بھی چند صورتیں ہوتی ہیں کیوں کہ بصورت تقدیم خبر مفہوم میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور کوئی قرینہ پائے جانے کی وجہ سے اس کی تعیین میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ جوازی طور پر خبر کی تقدیم کی پہلی شکل یہ ہے کہ جب خبر کے معنی کو اولیت دینا مقصود ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ جب خبر صفت کا صیغہ ہو اور جملہ کے شروع میں کوئی حرف نفی یا استفہام لایا گیا ہو، تیسری شکل یہ ہے کہ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا معرفہ ہو۔ تاہم یہ تقدیم محض جوازی ہے ورنہ اصول کی رو سے مبتدا کو شروع جملہ میں جب کہ خبر کو اس کے بعد ہی لایا جاتا ہے۔

وہ مواقع جہاں خبر کو وجوبا حذف کر دیا جاتا ہے پانچ ہیں۔ پہلا یہ کہ خبر کوئی ایسی صفت ہو جس سے کوئی ظرف یا جار مجرور متعلق ہو، دوسرا یہ کہ وہ کوئی ایسا صفت کا صیغہ ہو جو کلمات شرط غیر جازمہ لولا یا لوما کے بعد واقع ہونے والے مبتدا کی خبر بنے، تیسرا موقع یہ ہوتا ہے کہ جب وہ کسی ایسے کلمہ کی خبر بن رہی ہو جو خاص طور پر قسم کے معنی میں ہو اور کوئی دوسرا معنی مراد نہ لیا جاتا ہو، چوتھا یہ کہ جب مبتدا پر واو بمعنی مع یعنی واو مصاحبت کے ذریعہ عطف کیا گیا ہو، پانچواں موقع یہ ہوتا ہے کہ مبتدا کوئی مصدر ہو یا کوئی ایسا اسم تفضیل جس کی کسی مصدر کی طرف اضافت کی گئی ہو اس شرط کے ساتھ کہ ان دونوں کے بعد کوئی حال آئے اور اس میں خبر بننے کی صلاحیت نہ ہو۔

کبھی خبر کو کسی ایسی دلیل کے پائے جانے کے وقت جو اس پر دلالت کر رہی ہو، جوازا حذف کر دیا جاتا ہے۔ ایسا عام طور پر اس صورت میں ہوتا ہے جب مَن، ما

اور أيـن وغیرہ اسماء استفہام کو مبتدا و خبر کی ترکیب میں استعمال کرتے ہوئے کوئی سوال کیا جائے اور جواب میں صرف مبتدا کو ذکر کر کے پوری بات سمجھ میں آ جائے، یا یہ کہ دو ایسے مبتدا ہوں جن کی خبر ایک ہی ہو اور پہلے مبتدا کے بعد اس کی خبر کو ذکر کر کے دوسرے مبتدا کا اس پر عطف کر دیا جائے، یا یہ کہ وہ خبر کسی ایسے مبتدا کے بعد واقع ہو جو اِذا فجائیہ کے بعد ذکر کیا گیا ہو۔

خبر کبھی اسم مشتق ہوتی ہے، کبھی اسم جامد، وہ جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے اور جملہ فعلیہ بھی، ایسے ہی وہ کبھی شبہ جملہ بھی ہوتی ہے۔

خبر، مبتدا موصوف کے بعد آنے والی صفتوں، ایسے ہی مبتدا مضاف کے بعد آنے والی اضافی ترکیبوں کے بعد آتی ہے اور اس کا مبتدا سے متصل ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ ایک ہی مبتدا کی بیک وقت کئی ایک خبریں آ سکتی ہیں۔ عام حالات میں خبر تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے موافق ہوتی ہے جب کہ بعض صورتوں میں اس کے برعکس بھی جائز ہوتا ہے۔

خبر کی وجوبی تقدیم کی ہی طرح کچھ صورتوں میں مبتدا کو بھی خبر پر مقدم کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اول یہ کہ مبتدا جب ان کلمات میں سے ہو جو ہر حال میں جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں، دوم یہ کہ جب مبتدا و خبر دونوں معرفہ ہوں اور ایک دوسرے کی شناخت ممکن نہ ہو، سوم یہ کہ وہ دونوں ایسے نکرہ ہوں جو تخصیص میں برابر ہوں، چہارم یہ کہ مبتدا جب کوئی اسم ہو جس کی خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس خبر میں وارد فعل کی ضمیر مستتر مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہو، پنجم یہ کہ جب الا یا انـمـا کے ذریعہ مبتدا کو خبر میں محصور کر دیا گیا ہو اور خبر کو مبتدا پر مقدم کرنے کی صورت میں پورا مفہوم ہی بدل کر رہ جائے۔

3.12 تمرینات

1۔ ذیل کے جملوں کا ترجمہ کیجیے اور خبر کی نشان دہی کیجیے۔

الف: أبواب المسجد مفتوحة۔

ب: عندی خمسة أقلام۔

ج: السَّفینة تجری علی الماء۔

د: اَللهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

ہ: يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ۔

و: سِباب المؤمن فسوق وقتاله كفر۔

ز: مَقتلُ اِمرأةٍ واِصابةُ طفلٍ جَراءَ عاصفةٍ في ألمانيا۔

2۔ درج ذیل جملوں میں خبر کی وجوبی تقدیم کے اسباب بتائیے۔

الف: علی المائدة عصير۔

ب: عندی دولار۔

ج: أمام المكتبة حديقة۔

د: تحت رئاسة الوزير اجتماع۔

ہ: كم أخواتك؟

و: اِبن من أنت؟

ز: فی البیت صاحبه۔

ح: ما ناجح الا المجتهد۔

ط: انما الرازق من خلق السماوات والأرض۔

ي: لرئیس القسم جزاء خدماته۔

ك: لکل حقوق و علی کل واجبات۔

ل: متی نصرالله؟

م: للقَصّاص أسلوبه و للکاتب المسرحیّ أسلوبه۔

ن: علی الشجرة ثمرها۔

3۔ ذیل کی مثالوں میں خبر کی جوازی تقدیم کی وجوہات بیان کیجیے۔

الف: ما فائز محمد۔

ب: مسموح الدخول۔

ج: لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَیَیْنِ۔

د: خلف رئیس الوزراء وزیر الشئون الخارجیة۔

ہ: لِلهِ العِزَّةُ جَمِیْعًا۔

و: أذاهبون الی الجامعة أنتم؟

ز: فی الزجاجة المصباح۔

ح: منصوب خبر کان۔

4۔ ذیل کے جملوں میں خبر کی وجوبی یا جوازی تقدیم کی شناخت کیجیے۔

الف: وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔

ب: مرفوع المبتدأ۔

ج: قلم من هذا؟

د: حاضر طالب مجتهد۔

ہ: للعامل جزاء عمله۔

و: ما خالق اِلا رب العرش العظیم۔

ز: أَ راجِعٌ أخوك؟

ح: فی التأنی السلامة۔

5۔ درج ذیل جملوں میں خبر کی وجوبی حذف کی صورتیں بیان کیجیے۔

ب: لعمری لقد لاحت عیون کثیرة۔

ج: کل انسان و عمله۔

د: الأمهات المومنات وراء الحجاب۔

ه: ترنیمة الأطفال فی الصباح۔

و: أحسن دراستك تارکا ما لا یتعلقها۔

ز: لو ما هُدَی اللهِ لضل الناس عن سواء السبیل۔

ح: لَعمری اِنّ الساعة قائمة۔

6۔ ذیل کے سوالوں کا مبتدا یا خبر کے حذف کے ساتھ جواب دیجیے۔

الف: ما اِسم أخيك؟ ب: أین الطلاب المجتهدون؟

ج: مَن فی المکتب؟ د: من کاتبُ الدرسَ علی السبورة؟

ه: متی رمضان؟ و: أی کتابٍ ثمینٌ؟

ز: من عندك؟ ح: متی سفرك؟

7۔ درج ذیل جملوں میں اس ضمیر کی نشاندہی کیجیے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے۔

الف: الهند و باکستان تبدآن محادثات السلام۔

ب: التلمیذ اللعوب رسب فی الامتحان۔

ج: النجاح أساسه العمل۔

د: زید أبوه مهندس۔

ه: الحزب المعارضة أنصارها کثیرون۔

و: الولایات المتحدة زعماء ها یناقشون الارهاب فی جمیع أنحاء العالم۔

ز: رئیس الوزراء شدّد قبضته علی الإِعلام۔

ح: وزیر الشئون المالیة یعرض مقترحات جدیدة للمیزانیة الهندیة۔

8۔ ذیل کے جملوں کو مناسب خبر سے پر کیجیے۔

الف: حامد و علی .... ب: الأولاد الذین یلعبون فی الشوارع..........

ج: الطلاب .... د: الجنة ....

ه: .... غشاوة و: أکبر منك سنا ....

ز: رجال العلم .... ح: لسان الأدیب العبقري جافٌّ وقلمه ....

9۔ درج ذیل شعر کا ترجمہ کیجیے اور مبتدا و خبر کی نشاندہی کیجیے۔

هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللهِ كُلِّهِم   هَذَا النَّقِيُّ التَّقِيُّ الطَّاهِرُ العَلَمُ

10۔ ذیل کی عبارت پر اعراب لگائیے اور مبتدا خبر بتائیے۔

فی المدرسة فصول كثيرة ، فصلنا واسع ، فيه نافذتان كبيرتان ، السِباحة رياضة ، والعَدو رياضة ، واللعب بكرة القدم رياضة ، كل رياضات ، ولها أهمية ، وفيها منافع۔

عندی مفاتيح كثيرة ، هذا مفتاح الغرفة وذلك مفتاح السيارة ، فی بلدنا مساجد و مدارس كثيرة ، وفنادق قليلة ، هولاء الفتيات زميلاتی ، أبوهن طبيب و أمهن مدرّسة۔

11۔ خبر کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں، بیان کیجیے۔

12۔ درج ذیل شعر کا ترجمہ کیجیے اور مبتدا و خبر بتائیے۔

أَنَـا البَـحْرُ فِي أَحْشَائِهِ الدُّرُّ كَامِنٌ فَهَـلْ سَأَلُوا الغَوَّاصَ عَنْ صَدَفَاتِي

13۔ درج ذیل شعر کا ترجمہ کیجیے اور خبر کی وجوبی تقدیم کا سبب بتائیے۔

بَيْـنِـي وَبَيْـنَكَ خُـطْـوَـةٌ اِنْ تَـخْـطُـهَـا فَرَّجْتَ عَـنِّي

14۔ ذیل کے شعر پر اعراب لگائیے اور خبر کے وجوبی حذف کی وجہ بتلائیے۔

هُـوَ الـنَّـبِـيُّ الّـذِي لَـوْلَا هِـدَايَتُـهُ لَـكَانَ أَعْلَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ كَالهَمَجِ

15۔ ذیل کے جملوں میں خبر کی قسموں کی نشان دہی کیجیے اور اس کی وجوبی یا جوازی تقدیم و تاخیر کے اسباب بتائیے۔

الف: الملك سلمان مُصمّم على المحاسبة في قضية جمال خاشُقْجي۔

ب: فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِي خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوْشِهَا۔

ج: لسان العاقل وراء قلبه۔

د: الله نعم المعين۔

ہ: الخيانة بئس الخلق۔

و: لَهُمْ فِي الدُّنْيا خِزْيٌ وَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

ز: أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم أخلاقا۔

ح: الِادارة الصادقة تُحيي الأمل۔

ط: الجواد خلقه كريم۔

ي: الحمد لله رب العالمين۔

ك: قلق أممي اِزاء تزايد الهجمات ضد المدنيين بأفغانستان۔

16۔ درج ذیل جملوں میں خبر کے وجوبی یا جوازی حذف کی صورتیں واضح کیجیے۔

الف: لو لا العلم ما تقدمت البشرية۔

ب: كل فنّان و موهبته

ج:	أكثر أَكْلِي الفاكهةَ ناضجةً۔

د:	استيقظت فإِذا الفجر۔

ہ:	لولا زيد لأكرمتك۔

و:	كل ناقة و راكبها۔

ز:	يَمِينُ اللهِ لأقِفنّ من وراء رأيي۔

ح:	لعمرك لينجحنّ الطالب المُجِدّ المجتهد۔

3.13 فرہنگ

الفاظ		معانی
اَلف: درس میں واردالفاظ		
لدينا	:	ہمارے پاس
أبصار	:	بصر کی جمع، آنکھ، نگاہ، قوت باصرہ، دیکھنے کی طاقت
غشاوة	:	پردہ، جھلی، فِعالة کے وزن پر اسم آلہ ہے، وہ چیز جس سے کچھ ڈھانپا جائے
أقفال	:	قفل کی جمع، تالے
أجل	:	عرصہ، مدت، وقت مقرر
مسمىً	:	متعین، مقرر
صبيحة	:	صبح
العامل	:	مزدور، ورکر
صاحبها	:	صاحب الدار، گھر والا
أَم	:	حرف عطف بمعنی یا، کبھی بل کے معنی میں بھی آتا ہے
قرينة	:	قرینہ، کوئی لفظی یا معنوی علامت
ممنوع	:	منع ہے
التدخين	:	سگریٹ نوشی، تمباکو نوشی
العَجَلة	:	جلدی، جلدبازی، تیزی
الندامة	:	ندامت، شرمندگی، پشیمانی
التأنی	:	آہستہ روی، توقف، تاخیر
التعب	:	تھکان
دراسة	:	تعلیم، مطالعہ، تحقیق، اسٹڈی، معاینہ

الصدور	صدر کی جمع، سینہ
ضلّ یضلّ	گمراہ ہونا، بھٹک جانا
ضاع یضیع	ضائع ہونا، تلف ہونا، رائگاں جانا
شُفِیَ یُشفَی	صحت یاب ہونا، افاقہ ہونا، شفایاب ہونا (بمعنی اشتفَی)
العلیل	بیمار، مریض
لَعمری	میری زندگی کی قسم
لاح یلوح	چمکنا، جھلملانا، دکھائی دینا، ظاہر ہونا، نمایاں ہونا
ضوء	روشنی
الیفاع	ایک جگہ کا نام
تُحرَّق	جلائی جاتی ہے
کِفاح	جدوجہد، مزاحمت، دفاع
جندی	فوجی، سپاہی
سِلاح	ہتھیار، اسلحہ
تأدیب	سزا دینا، تربیت کرنا، اخلاق سنوارنا، مہذب بنانا، علوم ادب سکھانا، اصلاح کرنا
أساء یسئ	غلط یا برا کام کرنا، بدسلوکی کرنا، گستاخی کرنا
خُلُوّ	خالی ہونا، تنہائی، تخلیہ، خلوت
أُکُل	پھل، رزق
ظِل	سایہ
المنتزہ	پارک، تفریح گاہ، سیر گاہ
أعداء	عدوّ کی جمع، دشمن
اشتری یشتری	خریدنا
الضلالۃ	گمراہی
مبصرتان	مُبصرۃ کا تثنیہ، دیکھنے والی، بینا، نگراں، محافظ
مُجِدون	مُجِدّ کی جمع، محنت وکوشش کرنے والے، سنجیدہ لوگ، محنتی لوگ
المفلحون	المُفلح کی جمع، کامیاب لوگ
أساس	بنیاد، بنا
العاطفۃ	جذبہ
أتقن یُتقَن	مضبوط و پختہ کرنا، مہارت حاصل ہونا
أقدام	قدم کی جمع، پیر

مستقر : قیام پذیر ہونے والا، رہنے والا، قرار پذیر

الإِصلاح : اصلاح، تصحیح، ریفارم

الزراعی : زراعتی، ایگریکلچرل

الذکی : ذہین، زود فہم

البلبل : بلبل

ذو طموح : صاحب عزم، بلند ہمت، بڑی توقعات والا

موجزة : مختصر، بلیغ، حشو وزوائد سے پاک

بدیعة الأسلوب : اسلوب میں عمدہ، طرز بیان میں انوکھا، طرز نگارش میں بے مثال

صادقة الفكرة : خیالات میں سچا، مبنی بر حقیقت آئیڈیا

الودود : بہت محبت کرنے والا، اللہ تعالی کے اسماء حسنی میں سے ایک نام

المجید : باری تعالی کا ایک نام، عظیم، بلند تر، باعزت، صاحب عظمت

فعّال : صیغۂ مبالغہ، بہت کرنے والا

آیتان : آیة کا تثنیہ، نشانی، علامت

اتّقی یتّقي : دل میں خوف خدا رکھنا، تقوی اختیار کرنا

مخرج : راستہ، نکلنے کی جگہ

جائزة : انعام

سَهِر یسهَر : شب بیداری کرنا، رات کو جاگنا

زمام : باگ ڈور، نکیل، لگام، وہ رسی یا ڈوری جو ناک کے سوراخ میں سے نکال کر باگ سے باندھی جائے

ما أروَعَ! : صیغۂ تعجب، کیا ہی دل کش ہے! کتنا دلفریب و جاذب نظر ہے!

شارب : پینے والا، نوش کرنے والا

العسل : شہد

ذکاء : ذہانت، فطانت، چالاکی، ہوشیاری، زیرکی

جری یجری : چلنا، دوڑنا، رواں دواں ہونا، جاری ہونا

مستقَر : وقت مقرر، جائے مقررہ

التهنئات : مبارک بادیاں

الأکفاء : الکفأ کی جمع، ہم پلہ، ہم رتبہ، مماثل، برابر، اہل، لائق، قابل، باصلاحیت

مثمِرة : ثمر آور، پھل دار، پھل دینے والا

ب: تمرینات میں وارد الفاظ

السفینة : کشتی

يد الله	اللہ کی حمایت ومدد
سِباب	گالی گلوج، بدزبانی، بدکلامی، سب وشتم
فسوق	راہ حق سے انحراف، حدود شریعت سے تجاوز
قتال	جنگ
مقتل	قتل، ہلاکت، موت، ہلاک ہونا
اِصابة	زخمی ہونا، زخم پہنچنا
جَراء	وجہ، سبب
عاصفة	آندھی، تیز ہوا
ألمانيا	جرمنی
المائدة	دسترخوان، ٹیبل
عصير	رس، جوس، عرق
دولار	ڈالر
رئاسة	صدارت
اجتماع	میٹنگ
رئيس القسم	صدر شعبہ
واجبات	واجب کی جمع، فرض، ذمہ داری، فریضہ، ڈیوٹی
قصّاص	قصہ گو، ناول نگار، افسانہ نگار
الكاتب المسرحي	ڈرامہ نگار
فائز	کامیاب وکامران
مسموح	جائز، اجازت شدہ، اجازت ہے
الذَكر	نر، مذکر
حظ	حصہ، نصیب، قسمت
الأُنثيين	الأنثی کا تثنیہ، دو عورتیں
رئيس الوزراء	وزیر اعظم، پرائم منسٹر
وزير الشئون الداخلية	وزیر برائے داخلی امور، ہوم منسٹر
العزة	غلبہ، عزت
الزجاجة	شیشہ، کانچ، آبگینہ، شیشہ کا برتن، لیمپ
المصباح	چراغ
أخبار	خبریں

وراء الحجاب	: پردہ کے پیچھے، پردہ نشیں
ترنيمة	: گیت، لوری، نغمہ، گانا
سواء السبيل	: سیدھا راستہ، راہ حق
بدأ يبدأ	: شروع کرنا، آغاز کرنا
محادثات السلام	: پیس ٹاک، گفتگو برائے امن وسلامتی
اللعوب	: کھیلنے والا، تفریح باز
رسب يرسب	: فیل ہونا، ناکام ہونا
مهندس	: انجینیر
الحزب	: پارٹی، جماعت
المعارضة	: مخالفت کرنے والی، ردوقدح کرنے والی
الحزب المعارضة	: مخالف پارٹی، اپوزیشن پارٹی
أنصار	: ناصر کی جمع، حمایت ومدد کرنے والے، تائید کرنے والے، سپورٹرز
الولايات المتحدة	: ریاستہائے متحدہ امریکہ، یو۔ایس
زعماء	: زعیم کی جمع، لیڈر، رہنما، قائد
ناقش يناقش	: بحث ومباحثہ کرنا، تبادلۂ خیال کرنا
الإرهاب	: دہشت گردی
شدّد يُشدد	: بہت مضبوط وپختہ کرنا، کس کے باندھنا، باندھنا
قبضة	: گرفت، پکڑ، کنٹرول
الإعلام	: میڈیا، ذرائع ابلاغ، اطلاع
وزير الشئون المالية	: وزیر برائے مالیاتی امور، فینانس منسٹر
عرض يعرض	: پیش کرنا، سامنے لانا
مقترحات	: مقترح کی جمع، تجویز، تجاویز
الميزانية	: بجٹ، آمدنی واخراجات کا گوشوارہ
الشوارع	: الشارع کی جمع، سڑک، راستہ، گلی
العبقري	: غیر معمولی اور حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک، باکمال، بے مثال ولاثانی
جافّ	: خشک، خاموش
النقي	: خالص، صاف، چیدہ، چنندہ
التقي	: تقوی شعار، متقی، خوف خدا رکھنے والا، گناہوں سے باز رہنے والا
العَلم	: سردار قوم، نمایاں ومعروف شخص

السِباحة	:	تیراکی
رياضة	:	ورزش
العَدْو	:	دوڑ
كرة القدم	:	فٹ بال
منافع	:	منفعة کی جمع، فوائد
مفاتيح	:	مفتاح کی جمع، کنجی، چابی
فنادق	:	فُندق کی جمع، ہوٹل
فتيات	:	فتاة کی جمع، لڑکی، دوشیزہ
زميلات	:	زميلة کی جمع، ہم جماعت، درجہ کی ساتھی، کلاس فیلو، رفیق کار
أحشاء	:	حشا کی جمع، پیٹ، اندرونی چیزیں، جگر، دل
الدر	:	موتی، بڑا اور شاندار موتی
كامن	:	مخفی، پوشیدہ
الغوّاص		غوطہ خور، غوطہ لگانے والا
صدفات		صَدَفَة کی جمع، سیپ، موتی کا خول
خُطْوَة	:	قدم، ڈگ، ایک قدم کا فاصلہ
خطا يخطو	:	چلنا، قدم اٹھانا
فرّج يُفرّج	:	کشادہ کرنا، تکلیف یا غم دور کرنا
الهمج	:	بے ڈھنگے لوگ، وحشی لوگ، بے وقوف و پھوہڑ
مصمِّم	:	پرعزم، پختہ ارادہ والا، عزم مصمم کا حامل
المحاسبة	:	محاسبہ، جواب دہی، ذمہ داری
قضية	:	مسئلہ، معاملہ، نزاعی مسئلہ
كأيِّن	:	بمعنی کم خبریہ عدد کثیر کے لیے، کتنے ہی، بہت سارے
خاوية	:	خالی، بے آباد، منہدم و مسمار
عروش	:	عرش کی جمع، بنیاد، چھت
المُعين	:	مددگار، حمایتی
الخيانة	:	خیانت، بددیانتی
خِزيٌ	:	ذلت و رسوائی، بدنامی، شرمندگی، عار
الإدارة	:	انتظام، نظم ونسق، ایڈمنسٹریشن، انتظامیہ
أحيى يُحيي	:	زندہ کرنا، روح پھونکنا، جان ڈالنا

الجوّاد	:	سخی، فیاض، داد و دہش والا، فراخ دل
قلق	:	تشویش، آزردگی، اضطراب، پریشانی، بے چینی، بے قراری
أممي	:	الأمم المتحدة کا مخفف، اقوام متحدہ، یونائیٹڈ نیشنس
اِزاء	:	مقابل، سامنے، بوجہ، بسبب، کے چلتے، کے تئیں
تزاید	:	افزودگی، افزائش، بڑھوتری، زیادہ ہونا
الهجمات	:	الهجمة کی جمع، حملہ، اٹیک
المَدَنيين	:	المدني کی جمع، شہری، باشندگان ملک
تقدم يتقدم	:	ترقی کرنا، آگے بڑھنا، پیش قدمی کرنا، پیش رفت کرنا
البشرية	:	انسانیت
فنّان	:	فن کار، آرٹسٹ، ماہر، خداداد صلاحیتوں کا حامل
مَوهبة	:	ملکہ و مہارت، خداداد صلاحیت و قابلیت، فطری صلاحیت، کمال
أَكْلٌ	:	کھانا، کھانے کا عمل، تناول کرنا
ناضجة	:	پکا ہوا، کھانے کے قابل، لائق تناول، عمدہ
يمين الله	:	باخدا، اللہ کی قسم، اللہ کے نام پر حلف اٹھانا

3.14 نمونے کے امتحانی سوالات

1۔ خبر مفرد، خبر جملہ اور خبر شبہ جملہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں، مثالوں کے ذریعہ سمجھائیے۔

2۔ وجوبی طور پر خبر کتنی صورتوں میں مبتدا پر مقدم ہوتی ہے؟ مع مثال لکھیے۔

3۔ کن صورتوں میں خبر کو مبتدا پر جوازاً مقدم کیا جاتا ہے، مثالوں کے ذریعہ بیان کیجیے۔

4۔ مبتدا و خبر کی ایک دوسرے پر جوازی تقدیم و تاخیر سے کیا مراد ہے، چند مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

5۔ کن مواقع پر خبر کو وجوبی طور پر حذف کیا جاتا ہے، مع مثال بیان کیجیے۔

6۔ جواز حذف الخبر سے آپ کیا سمجھتے ہیں، مثالوں سے واضح کیجیے۔

7۔ وہ کون سے کلمات ہیں جو جملہ کے شروع میں ہی استعمال کیے جاتے ہیں اور مبتدا بنتے ہیں، ہر ایک کے لیے مثالیں بھی لائیے۔

8۔ کتنی صورتوں میں مبتدا کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے، مثالوں سے واضح کیجیے۔

9۔ مبتدا میں کس طور پر حصر کا معنی پیدا کیا جاتا ہے، چند مثالوں کے ذریعہ سمجھائیے۔

10۔ "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ" اور اِنما التهنئات للأكفاء میں کس طرح خبر کو مبتدا میں محصور کیا گیا ہے، سمجھائیے۔

11۔ ذیل کے جملوں کی نحوی ترکیب کیجیے

١ـ المندوب السورى تحدث اللغه العربية۔

٢ـ عدد سكان الهند أكثر من بليون و مائة وخمسة و عشرين مليون نسمة۔

٣ـ في مكتب رئيس الوزراء مِلَفّات۔

٤ـ العاطلون عن العمل معظمهم فى عاصمة الدولة۔

٥ـ عقوبة الغرامة المالية فُرضت على الجاني۔

٦ـ المؤتمر الدولى للسلام متوقع فى الشهر القادم۔

٧ـ أمام شارع جامعة مولانا آزاد الوطنية الأردية جِسر۔

12۔ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور مبتدا خبر بتائیے۔

١ـ خرج رئيس الجامعة من مكتبه فإِذا المطر۔

٢ـ فى فصل فاطمة طالبات من اليابان والفرنسا والألمانيا۔

٣ـ مذكرة توبيخ أُصدرت لأحد مترجمي الأمم المتحدة۔

٤ـ كم طبيبة فى مستشفى الولادة؟

٥ـ لنا ثلاثة أعمام و عمّتان۔

٦ـ للفائز على جائزة نوبيل للسلام تهنئات و تبريكات۔

٧ـ المجتمع الدولى يبذل جهودا جبارة لإِعادة السلام فى العصر الراهن۔

٨ـ معظم سكّان بعض البلاد يعيشون تحت خط الفقر۔

٩ـ للسفير الأمريكي لدى الهند مذكرة من قبل المتظاهرين الهنود۔

3.15 سفارش کردہ کتابیں

1۔	النحو الواضح	على الجارم و مصطفى أمين
2۔	القواعد الأساسية فى النحو والصرف	يوسف الحمادى ، محمد محمد الشناوى ، محمد شفيق عطا
3۔	ملخص قواعد اللغة العربية	فؤاد نعمة
4۔	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلايينى
5۔	الدليل الى قواعد اللغة العربية	حسن نورالدين
6۔	فیض النحو	شیر افگن ندوی